گلزار
بوسکی کا پنچ تنتر
ٹکڑے-ٹکڑے جوڑ کے
پانچواں حصہ
قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان، نئی دہلی
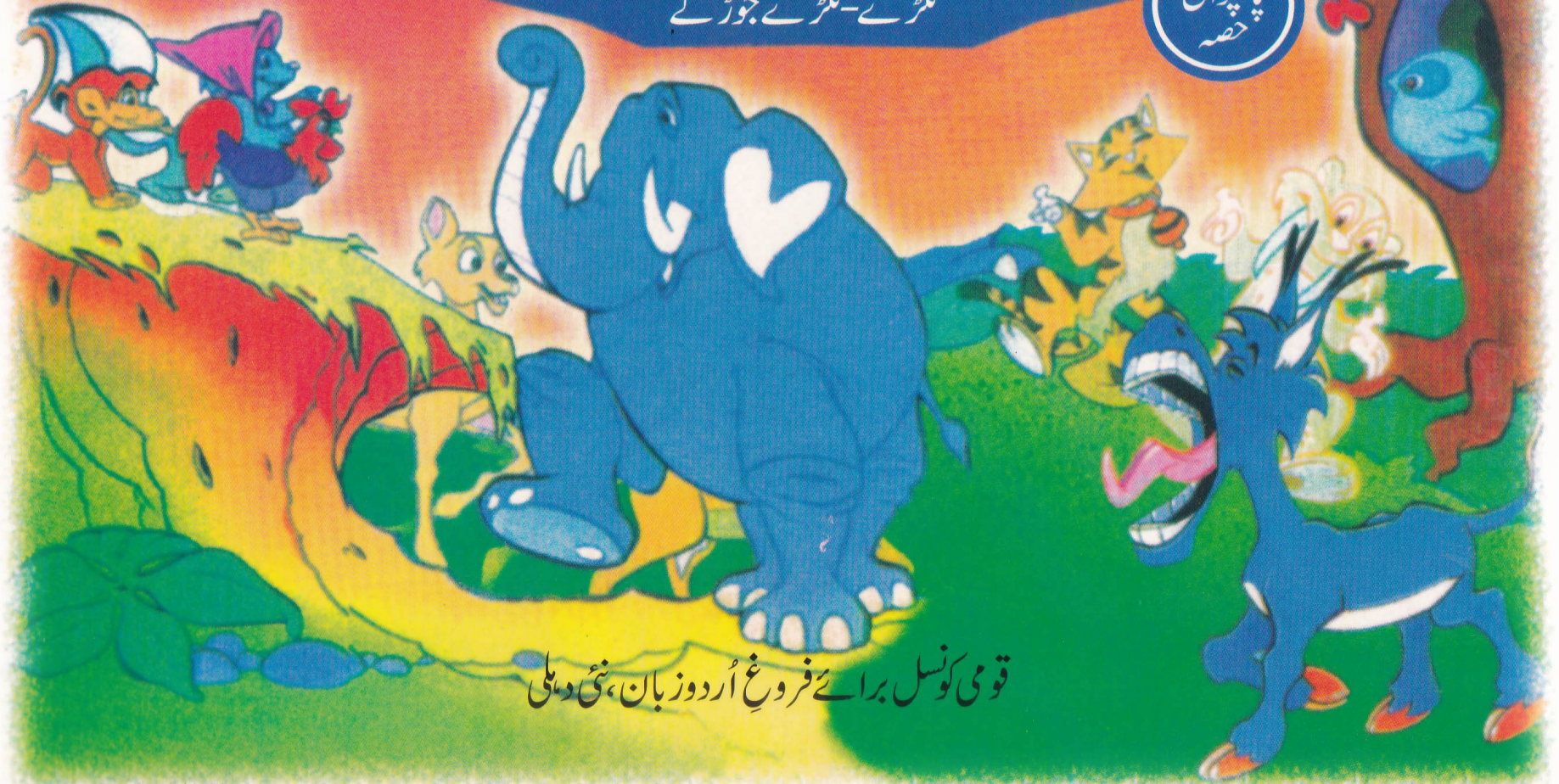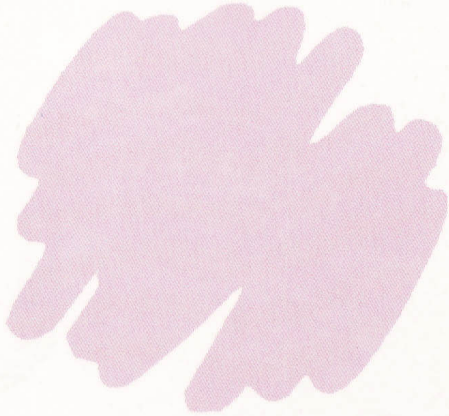
بوسکی کا پنچ تنتر

پانچ کتابوں میں، نیتی کے پانچ حسابوں میں
جو پنچ تنتر شروع ہوا
اُسے بچوں کے پیارے فلم کار، شاعر گلزار نے
بوسکی کو سنایا
دنیا بھر کے بچوں کے لیے سنایا
تم بھی سنو
اپنی پسند کے سُر چُنو
خوب سارے رنگوں میں کِھلو ......اور کِھلو !

بوسکی کا پنچ تنتر
پانچواں
حصہ
گلزار
V-1

Boski Ka Panchtantra (Part - 5)

By: Gulzar

سنہ اشاعت : 2003

پہلا اردو اڈیشن : 2000

قیمت : -/30

سلسلۂ مطبوعات : 1141

پیشکش اور خیال : یشونت ویاس

مصوری : یو۔ بی۔ سی۔ فیچرس ورلڈ، حیدر آباد

ISBN-81-7587-030-3 (Set)
ISBN-81-7587-035-4

ناشر : ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان،
ویسٹ بلاک۔1، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔110066

طابع : رادھا کرشن پرکاشن پرائیویٹ لمیٹڈ،
7/23، انصاری مارگ، دریا گنج، نئی دہلی 110002

چوتھا برہمن

وفادار کُتا یا بلّی یا پنچھی
سبھی پالتے ہیں
سُنا ہے کِسی اِک برہمن نے
اِک نیولہ پالا تھا
بہُت چِڑتی تھی اُن کی پتنی مگر
کِسی نہ کِسی بات سے ہنس ہنسا کر
منا لیتے تھے۔

"ارے، اب بے چارہ کہاں جائے گا
یہیں پل رہا ہے تو پل جانے دو
بڑا ہوگا مُنّا تو کھیلا کرے گا۔"

"وہی تو ، میں ڈرتی ہوں مُنّے کو گرکاٹ
کھایا کبھی؟"

"بڑی جھلّی ہو تُم بھی تو پربتی
یہیں دانہ پانی لِکھا ہے اگر اُس کا
سوچو...."
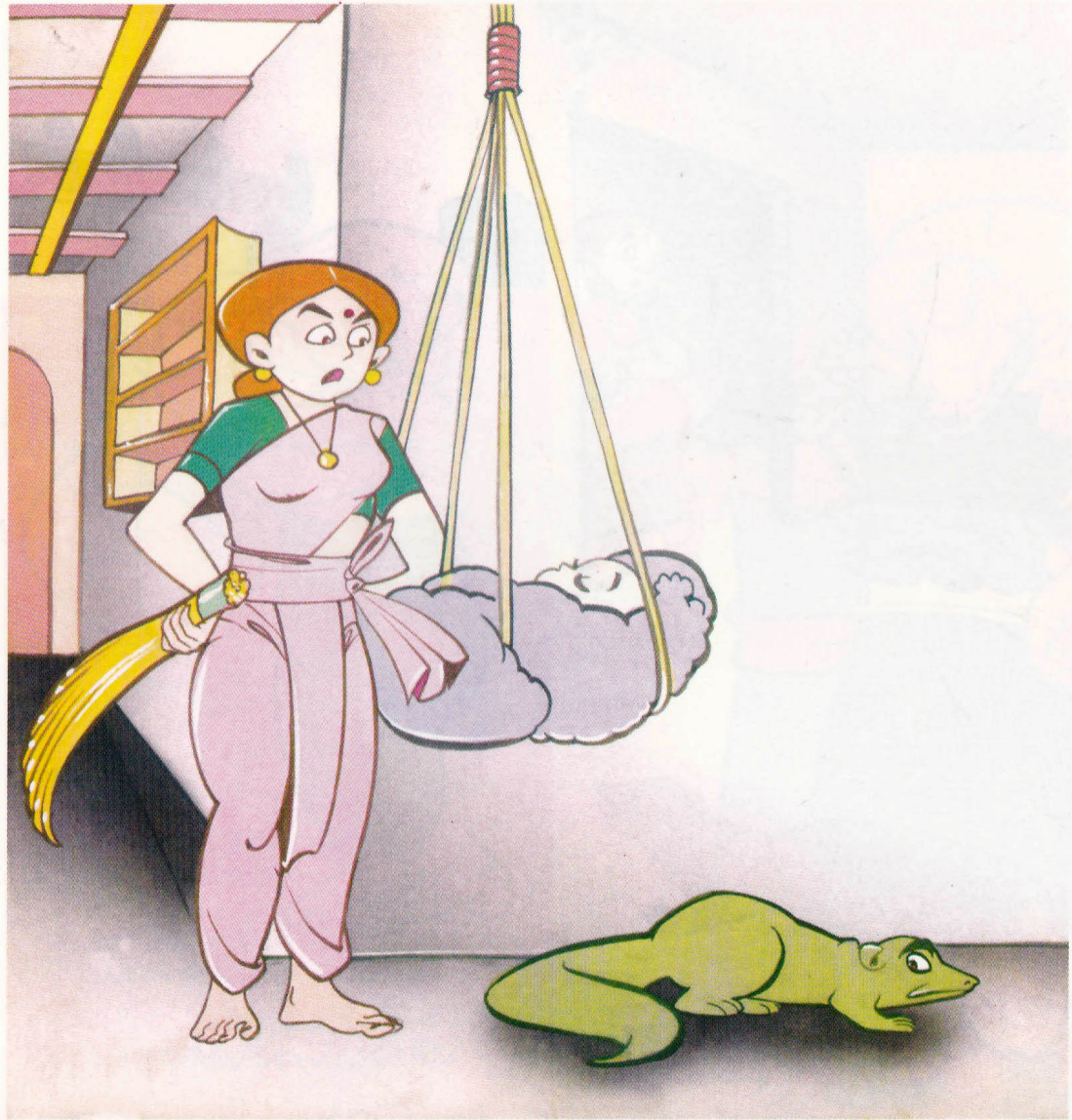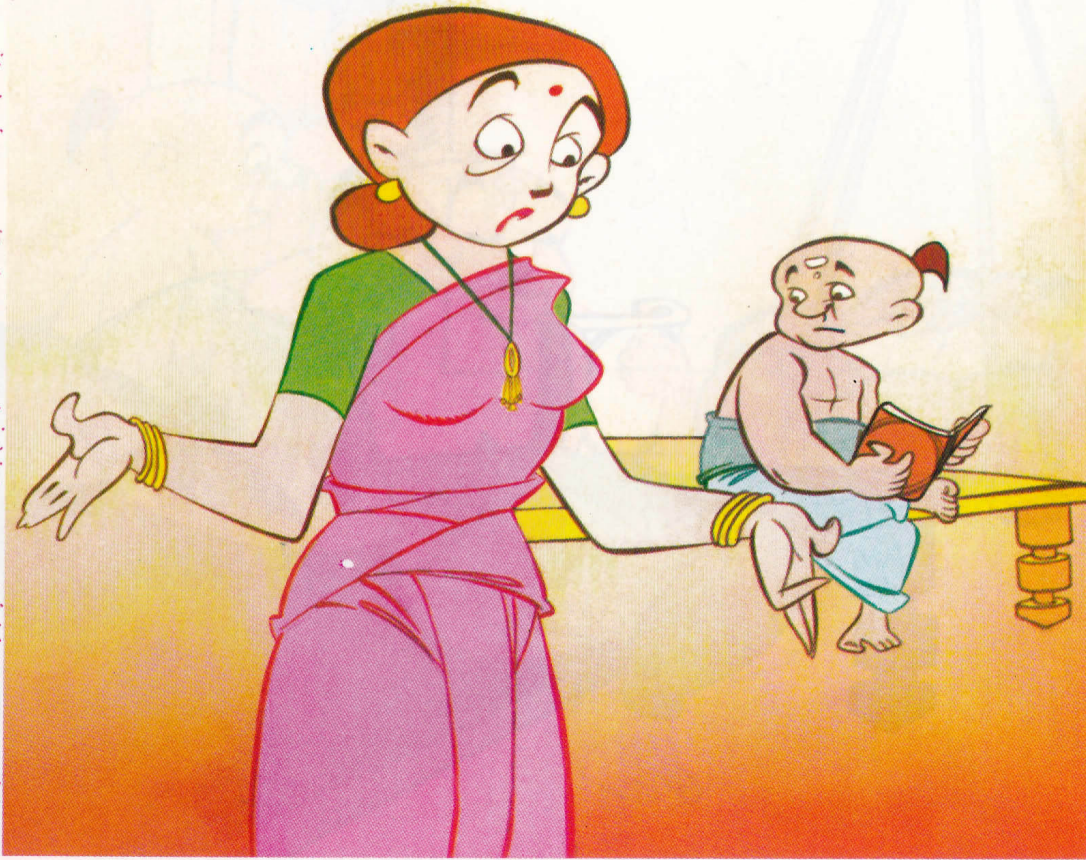
مگر کاٹ کے بات، بولی :
"اِسے ماس کھانے کی عادت ہے جی،
اِسے دانہ پانی لُبھاتا نہیں۔"

رسوئی کے کونے سے بولی وہ سُنا کر:

"یہ مُوا نہ جانے کہاں جاتا ہے اور
کیا کھاتا ہے؟
وہ کہتے ہیں نا، خون لگ جائے مُنہ کو
تو چھُٹتا نہیں۔"

وہ برہمن وہیں کھاٹ پر بیٹھا
سُنتا رہا اور اخبار پڑھتا رہا۔
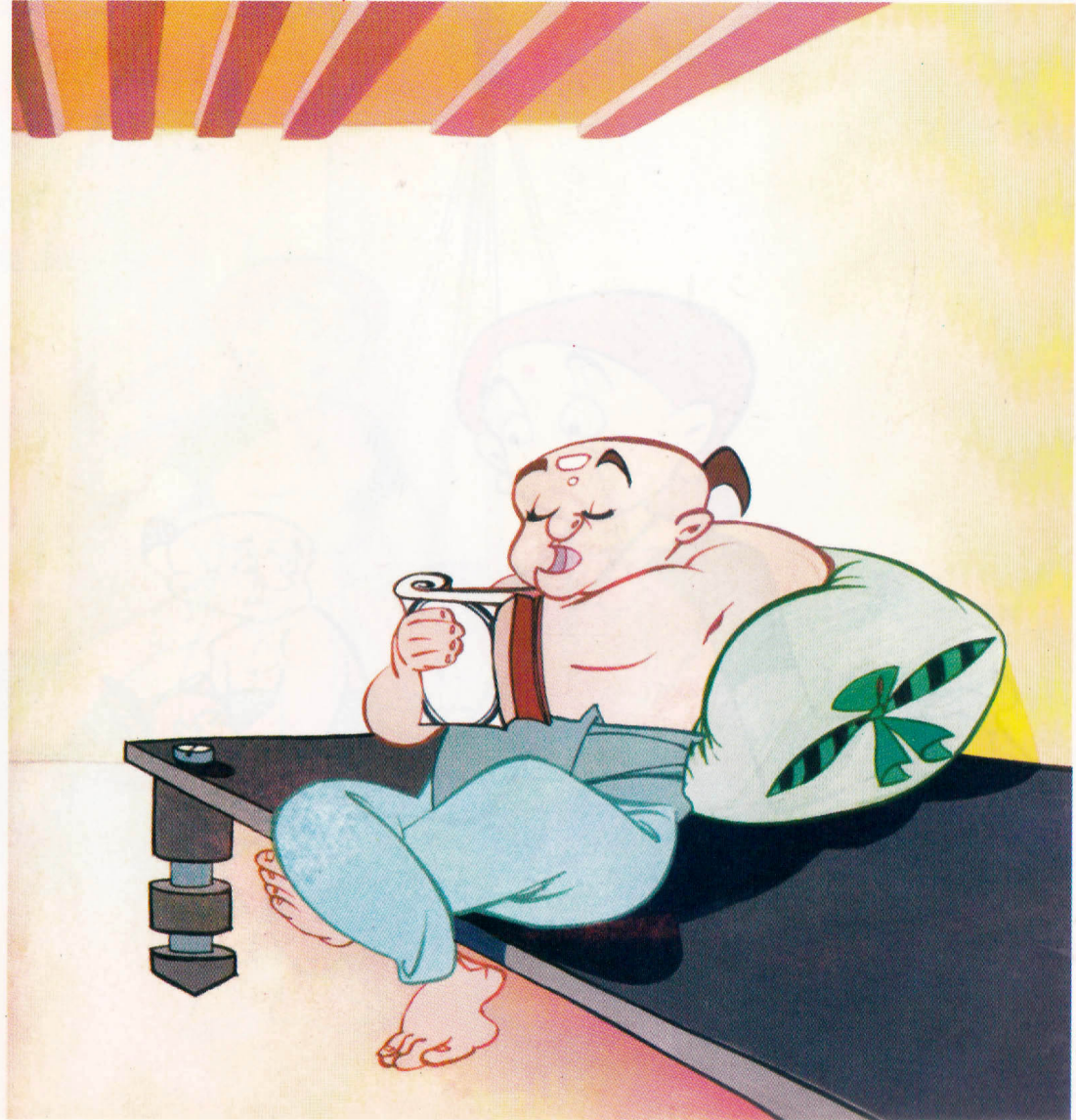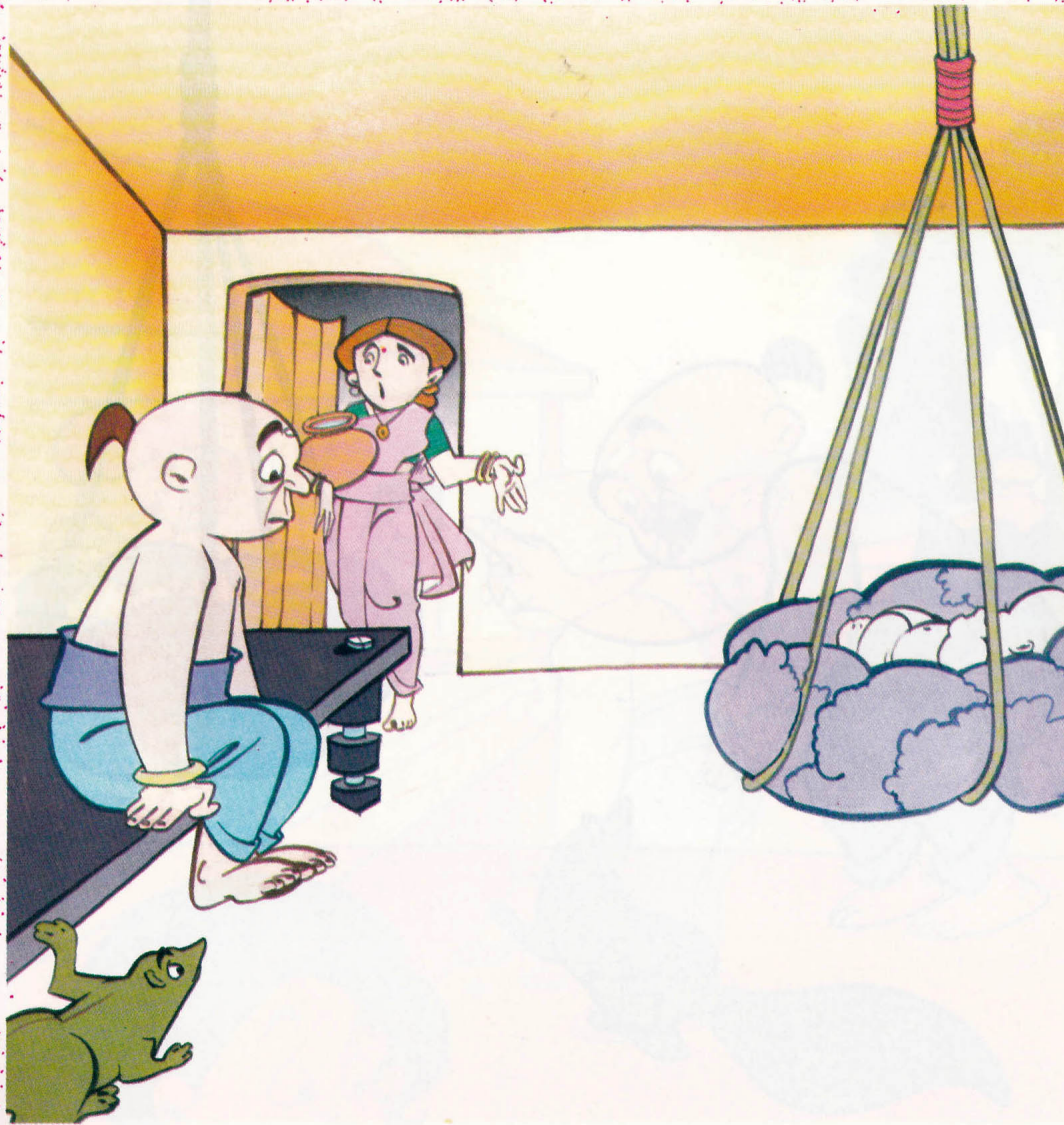
رسوئی سے نِکلی ٹِکائے ہوئے اپنے کُولہے پہ کلسی

"تِنک دیر گھر ہی پہ رہنا جی، آتی ہوں میں
ذرا پانی بھر لاؤں کنوئیں سے جا کر.....۔"

بمُشکل وہ آنگن سے نِکلی کہ بس
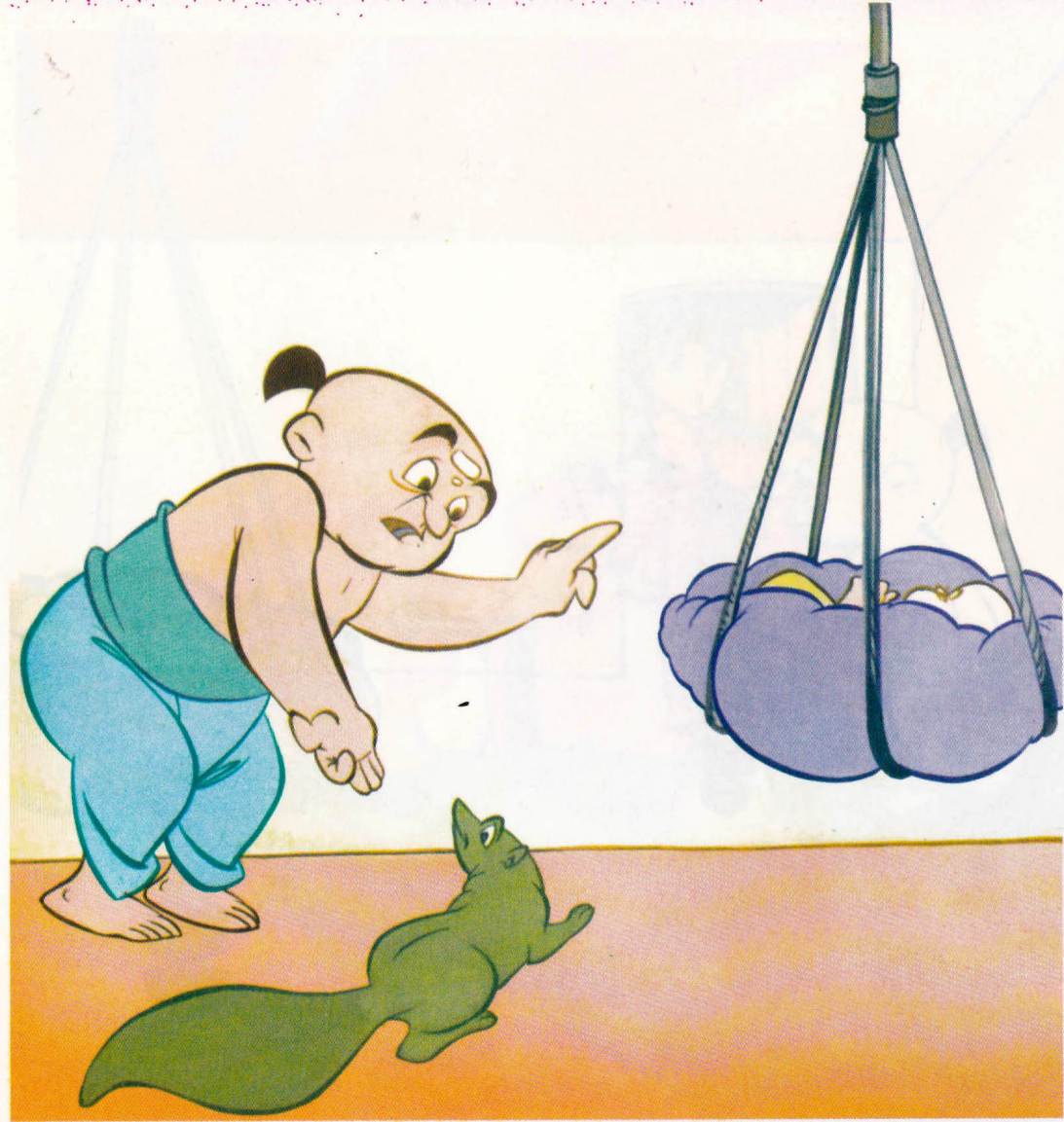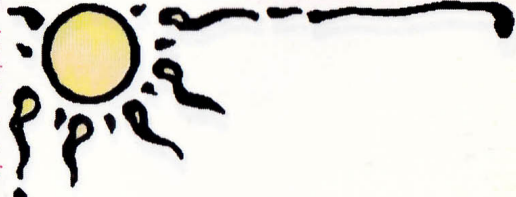
جمائی سی لے کر اُٹھا برہمن
کہا نیولے سے :

'ذرا دیکھو مُنّا شاید چٹائی پہ ہی سوگیا ہے
میں آتا ہوں نکّڑ سے اِک پان کھا کر...'

وہاں پان والے کی دوکان پر
سیاست کی کُچھ بات چیت ہورہی تھی
برہمن کو کہنے کا موقعہ مِلا
وہیں ٹِک گیا وہ تو اڈّا جما کر۔

اِدھر پربتی پانی بھر کے جو لوٹی تو نکُڑ
پہ دیکھا۔
پتی زور کی بحث میں ویسُتھ ہے۔

بڑی جلدی جلدی اُٹھائے قدم اور
گھر پہ جو پہنچی
تو باہر کی چوکھٹ پہ نیولا مِلا
بدن کانپتا، سانس پھُولی ہوئی
لہو سے سبھی پنجے لِبڑے ہوئے
ٹپکتا ہوا دانت، مُنہ سے لہو۔

ذرا کی ذرا میں وہ چکرائی، چِیخی:
"ارے دیکھنا میرے مُنّے کو ہتّیارے نے
مار ڈالا۔"
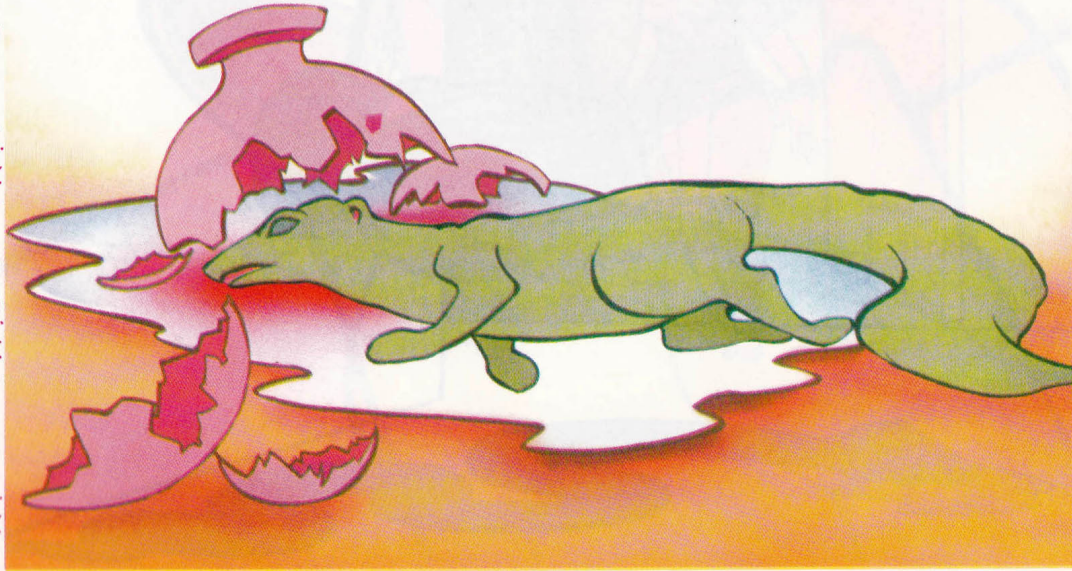
جو کلسی کمر پہ تھی وہ دے کے ماری
پلک کے جھپکنے میں نیولا تڑپ کے
وہیں مرگیا۔

لپک کے جو آئی ہے وہ گھر میں تو دیکھا
چٹائی پہ مُنّا پڑا سُو رہا تھا۔

مگر پاس ہی لاش اِک سانپ کی
لہو ہی لہو میں، اُدھڑی ہوئی سی پڑی تھی۔
جِسے نیولے ہی نے یُوں دانت سے نوچ
کے مارا ہوگا۔

وہ سر پیٹ کے رہ گئی :
'بچایا تھا جِس نے مِرے مُنّے کو
اُسے میں نے کیوں اِس طرح مار ڈالا۔'

اُسی وقت برہمن کی آواز آئی:
"نتیجہ کِسی جلد بازی کا بھی
بھلا نہ ہُوا ہے ، نہ ہوگا بھلا۔"
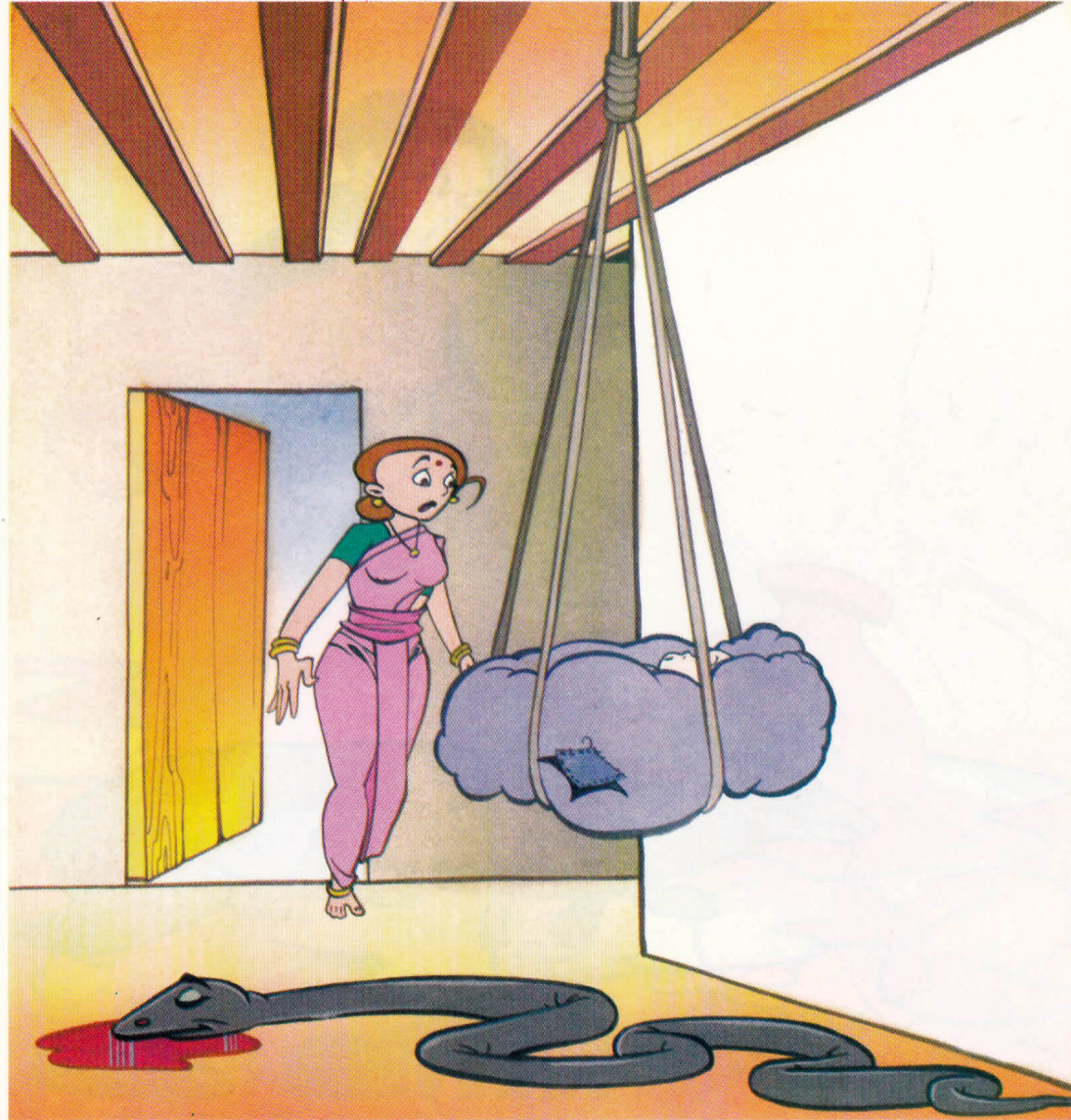
پانچواں برہمن

جگسا کھیل تو کھیلا ہوگا

جگسا کیا ہے پتہ ہے نا؟

ٹُکڑے ٹُکڑے جوڑ کے اِک تصویر کو پورا کرنا۔

جگسا جیسی ایک کہانی___
ایک دفعہ کُچھ یُوں سُنی تھی :

دوست تھے چار اور پکّے یار
ایک سفر پہ جاتے جاتے
ایک جنگل کے بیچوں بیچ جانے کِس
مُردے کا پنجر دیکھ کے رُک گئے

تین دوست تو گیانی تھے

چوتھا ساتھی سیدھا سادھا سا
تین بڑے وِدّوان تھے، لیکن
چوتھا بھولا بھالا سا

دوست تھا بس یہ سوچ کے ہی تو لائے تھے
ورنہ ساتھ میں لاتے کیوں؟
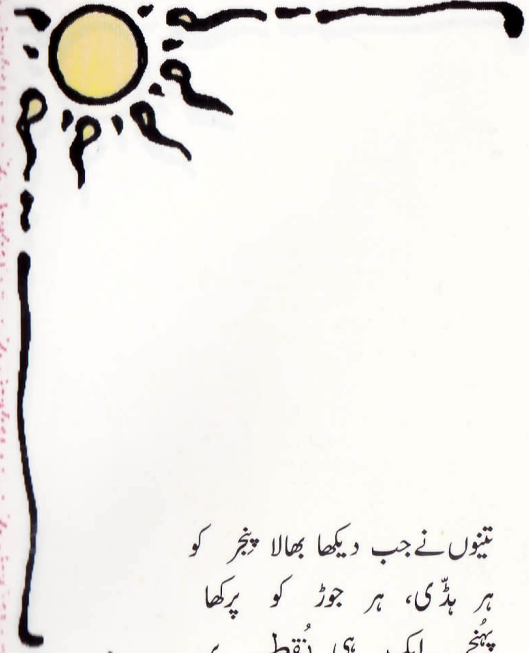
تینوں نے جب دیکھا بھالا پنجر کو
ہر ہڈّی، ہر جوڑ کو پرکھا
پہُنچے ایک ہی نُقطے پر ــــ

"شیر ہے کوئی،" پہلا بولا۔

"ہے نہیں جی، تھا یہ کوئی،" دوجا بولا۔

"تھا ہی کیوں جی؟ ہوگا بھی تو شیر ہی
ہوگا،" تیجا بولا۔

چوتھا بس چُپ چاپ ہی سُنتا جاتا تھا

پہلا بولا:
"ہڈّی پسلی جوڑ کے اِس کی
پورا شیر کھڑا کردوں تو ؟"

دوجا بولا:
"ہڈّی پسلی سے کوئی پورا ہوتا ہے کیا؟
تُم جو پنجر پورا کردو
بال، کھال اور ماس میں اُس میں بھر سکتا ہوں۔"

تیجا بولا:
"اُس سے بھی کیا شیر تمھارا پورا ہوگا؟
ہاڑ ماس جو مِل کے دونوں پورے کردو
میں اُس شیر میں جان، کہو تو بھر سکتا ہوں۔"

چوتھا پھر بھی کُچھ نہ بولا،
چُپ چُپ اُن کے چہرے تکتا جاتا تھا
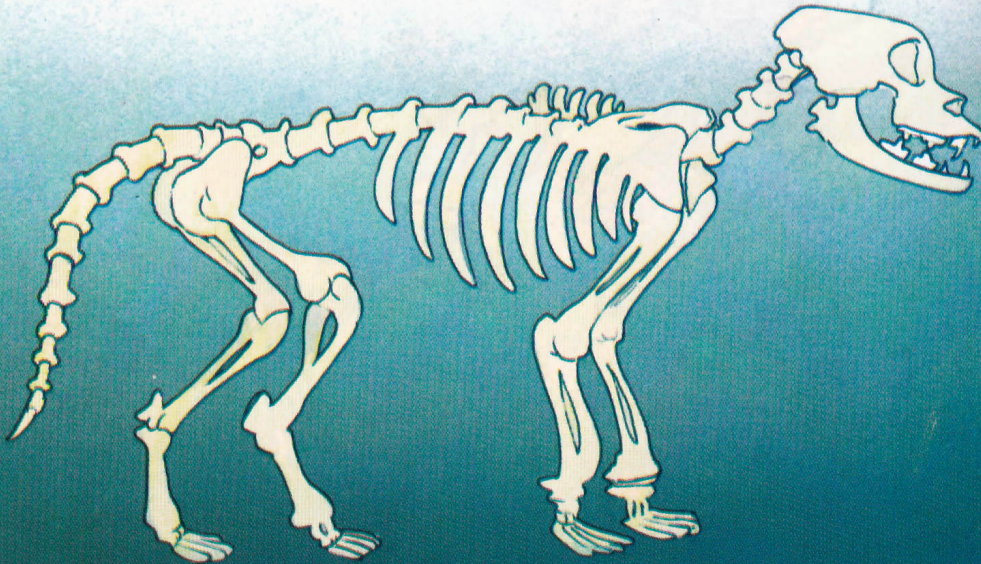
پہلے دوست نے، ہڈّی ہڈّی جوڑ کے
شیر کو آخر کھڑا کیا۔

دوجے نے کُچھ منتر پڑھے
اور شیر کا اصلی رُوپ نِکالا۔

چوتھے نے جو شیر کی اصلی صورت دیکھی
ڈر کے مارے پیڑ پہ چڑھ کے بیٹھ گیا۔

باقی تینوں خوب ہنسے اورکیامذاق

'بُدھو ہے ڈر پوک ہے یار۔'

اب تیجے کی باری آئی
اُس نے بھی کُچھ منتر پڑھے اور پھُونک دِیا۔

شیر نے اپنی آنکھیں جھپکیں
زور زور سے ہُنکارا اور سانس بھری

چاروں اُور گھُمائی گردن
دیکھا، اُس کے سامنے تینوں آدم ہیں۔
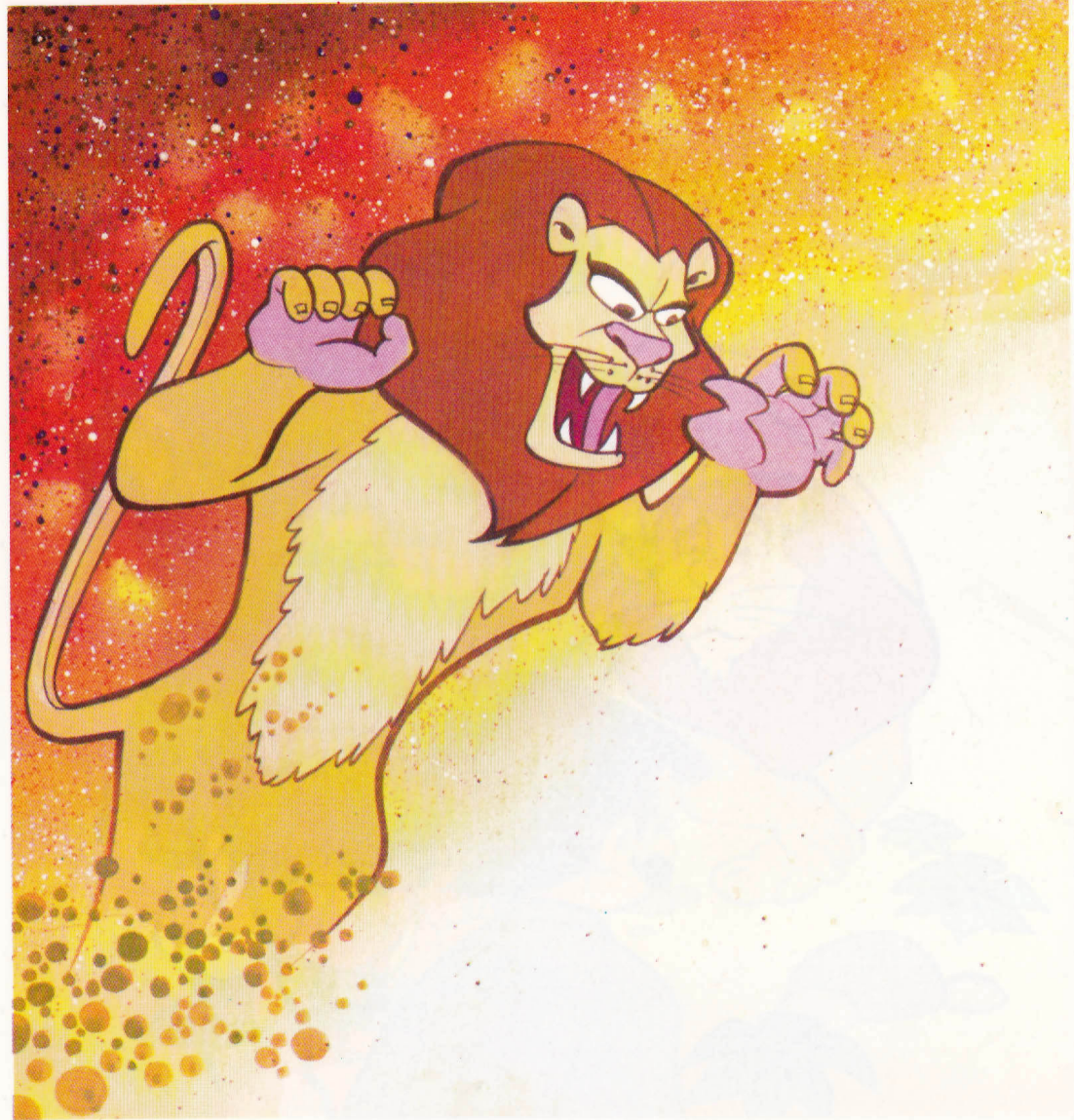
آدم خور اُس شیر کے منہ میں پانی آیا
جبڑا کھول کے زور سے ایک دہاڑ لگائی
دیکھتے دیکھتے کھا گیا تینوں یاروں کو۔!

چوتھے کو بے ہوشی کی سی حالت میں
دوجے دِن کُچھ لوگوں نے جنگل میں پایا
واپس اُس کے گاؤں تلک پہنچانے آئے۔

ہوش میں لا کے پوچھا برہمن نے
تو چوتھا بولا:
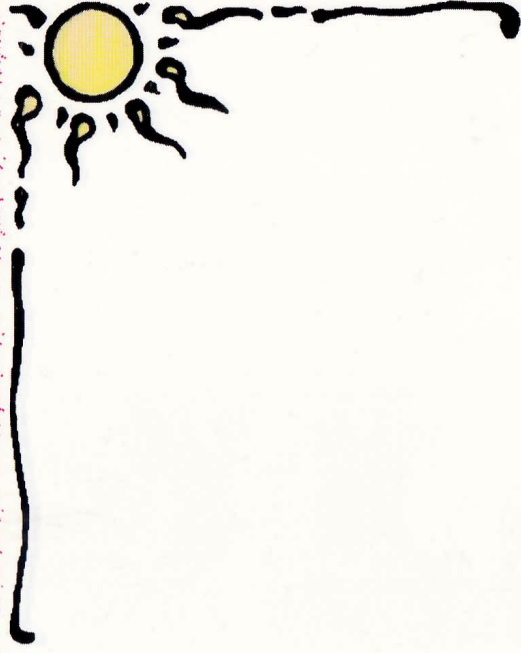
"طاقت جس کا توڑ نہ ہو____
شکتی جو اپنی شکتی
سے زیادہ ہو۔
اَیٹم بم ہو یا ہوشیر
جب بھی وہ ایجاد کروگے، ناش کرے گی۔
گیان کی شکتی مانتا ہوں
شکتی کا گیان ضروری ہے۔'